Lesson 5: Al-An'aam (Ayaat 74 - 92): Day 17

سُوْرَةُ الاَنعَام کی تفسیر

یہاں سے توحید کی بات شروع ہو رہی ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک کے) ظلم سے مخلوط نہیں کیا ان کے امن (اور جمعیت خاطر) ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں ﴿۸۲﴾

ایمان کی بات ہوئی تو ساتھ ہی فرمایا گیا کہ ایسا ایمان جس میں ظلم نہ ہو۔ جس میں امن ہو۔ صحابہ کرامؓ گھبرا گئے اور کہا کہ اللہ کے نبیؐ ہم ایمان لائے ہیں لیکن کوئی گناہ یا غلطی تو ہو ہی جاتا ہے۔ کیا وہ ظلم ہے؟ اللہ کے نبیؐ نے تسلی دی۔ یہاں ظلم سے مُراد شرک ظلمِ عظیم ہے۔

آیت «اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ» (31۔لقمان:13) نازل ہوئی یعنی یہاں مراد ظلم سے شرک ہے۔

امن پہلے ہے پھر ایمان ہے۔ تو پھر ہی ہدایت ملتی ہے۔ یعنی دِل مطمئن ہو جاتا ہے تو ایمان مضبوط طریقے سے انسان کے دِل میں جم جاتا ہے۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾

اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابلے میں عطا کی تھی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کر دیتے ہیں۔ بے شک تمہارا پروردگار دانا اور خبردار ہے ﴿۸۳﴾

یہ طریقۂ تبلیغ اللہ نے سکھایا تھا۔ آپ بھی اپنے لئے اللہ سے دعائیں مانگا کریں۔ اللہ آپ کو وہ صلاحتیں اور خوبیاں عطا کرے گا جو آپ اللہ کے دین اور لوگوں کی خیر خواہی کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

دُعا مانگیں؛ یا اللہ مجھے موقع کے مطابق حجّت اور دلیل سے بات کرنے والی بنا دے۔ آمین

مثال: میڈیکل سٹوڈنٹ سے پوچھا گیا کہ اگر کسی کا دِل فیل ہو جائے تو کیا کرینگے؟ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ پھر کچھ دیر بعد بولا کہ فلاں گولی دونگا۔ پروفیسر نے کہا معاف کریں ڈاکٹر صاحب آپ کا مریض پانچ منٹ پہلے وفات پا چکا ہے۔ وقت کی قدر کریں۔ اللہ سے دعا مانگیں کہ آپ وقت پر صحیح کام کرنے والی بنیں۔

صحابہ کرامؓ آئمہ کرامؒ دُعا مانگا کرتے تھے کہ ہمیں وقت کی صحیح قدر کرنے والا بنا دے۔

امام تیمیہؒ دُعا مانگا کرتے تھے کہ یا اللہ مجھے اُس طرح علم عطا کر جس طرح ابراہیمؑ کو عطا کیا اور وہ فہم عطا کر جو سلیمانؑ کو عطا کیا۔

ہم وہی مانگتے ہیں جس چیز میں ہمارا دل لگ جاتا ہے۔

ہم وہی مانگتے ہیں جس چیز کی تڑپ لگ جاتی ہے۔ کچھ لوگ نیا گھر مانگتے ہیں۔ کچھ مال و دولت اور کچھ علم کی قدر کرتے ہیں۔

اللہ کے نبیؐ نے آبِ زمزم پینے کے بعد یہ دعا مانگی اور سکھائی ہے۔ بہترین دعا ہے۔

اللهم إنى أسألك علما نافعا ورزقا واسعا وعملا متقبلا، وشفاء من كل داء

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں، منافع والے علم کا، وسیع رزق کا، اور ایسا عمل جو قبول ہو جائے اور ہر بیماری سے شفا کا۔

یہ سارے طریقے اللہ کے سکھائے ہوئے ہیں۔ قرآن سے دعائیں کرنا بھی سیکھیں اور اللہ سے مانگیں۔

مثال ایک نابینا عورت نے دعا مانگی کہ یا اللہ میں بڑھاپے کی حالت میں اپنے پوتے پوتیوں کو سونے چاندی سے کھیلتے دیکھوں۔ یعنی اُس نے لمبی عمر، آنکھ کی نظر، بیٹے کے لئے اولاد، اور مال و دولت بھی مانگ لیا۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾

اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب بخشے۔ (اور) سب کو ہدایت دی۔ اور پہلے نوح کو بھی ہدایت دی تھی اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں ﴿۸۴﴾

قرآن پاک میں ابرہیمؑ کے لئے یہ یہی انداز ملتا ہے۔ کہ جہاں ابراہیم کی بات ہوئی، اُن کی کسی قربانی کا ذِکر ہوًا۔ اُن کی اولاد یعنی بیٹوں اور پوتوں کو بھی ذِکر ملتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اللہ نے اُن کے لئے فیصلہ کر لیا تھا کہ اُن کی اولاد کو بھی نبوت عطا کرے گا۔

یہاں سترہ انبیاءؑ کا ذِکر ملتا ہے۔ ابراہیمؑ کو اپنی جوانی میں ہی اتنی خوبصورت خوشخبریاں مل گئیں۔ کہ آپ کی نسلوں میں نبوت آئے گی۔ آپ کی اولاد صالح ہو گی۔

اور نوح کو ابراہیمؑ سے پہلے ہی ہدایت ملی تھی۔

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۚ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٦﴾

اور زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی۔ یہ سب نیکوکار تھے ﴿۸۵﴾ اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو بھی۔ اور ان سب کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی ﴿۸۶﴾

یہاں انبیاء کرامؑ کا مختلف گروپس میں تذکرہ ہوُا ہے۔

"۔ داوٗد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور۔" یہ چار بے حد امیر تھے اور بادشاہ بھی تھے۔

" موسیٰ اور ہارون کو بھی" قاعدانہ صلاحتیوں والے جن کو فرعون اور اُس کی قوم پر غلبہ ملا۔

"۔ اور زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی۔۔" دنیاوی اعتبار سے دَبے ہوئے لوگ تھے۔ لیکن اللہ کے ہاں ان کی بہت فضیلت تھی۔

"۔ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٤﴾۔" پہلی آیت میں یہ بھی فرمایا گیا کہ وہ بہترین طریقے سے کام کرنے والے تھے۔

اپنا جائزہ لیں کہ میں احسن طریقے سے کام کرنے والی ہوں؟ اپنا ہر کام بہترین طریقے سے کریں۔

کیا یہاں انبیاء کرامؑ کو کم یا زیادہ درجہ دیا گیا ہے؟ ہم کچھ نہیں کہتے لیکن تیسرے پارے کے شروع میں اللہ نے فرمایا کہ۔۔۔۔ ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

قران ہمیں ایسی نگاہ دیتا ہے کہ ہم اپنے گھر کے کام بھی بہترین طریقے سے کرتے ہیں۔ سلیقے سے کام کریں۔

کہیں کمی نہیں کرنی۔ ایسے لوگوں کو بہترین مواقع ملتے ہیں۔

اللہ کے نبیؐ کے زمانے میں لاکھوں صحابہ کرامؓ تھے۔ کچھ محسنین بن گئے اور کچھ صالحین رہے۔

اپنا جائزہ لیں کہ ہم کوشش کرینگے کہ محسنین بن جائیں۔

وَمِنۡ اٰبَآٮِٕهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَاِخۡوَانِهِمۡ‌ۚ وَاجۡتَبَيۡنٰهُمۡ وَهَدَيۡنٰهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ

﴿۸۷﴾ اور بعض کو ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بھی۔ اور ان کو برگزیدہ بھی کیا تھا اور سیدھا رستہ بھی دکھایا تھا ﴿۸۷﴾

اللہ نے ان کو چُن لیا۔ ان کو سیدھے راستے پر چلا دیا۔ مشرکین اور نافرمان لوگوں کو بتایا جارہا ہے کہ صرف اللہ ہی ہدایت عطا کرتا ہے۔ یعنی جو سیدھے راستے پر چلتا ہے اللہ اُس کے لئے وہ راستہ آسان کر دیتا ہے۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ‌ ؕ وَلَوۡ اَشۡرَكُوۡا لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۸﴾

یہ خدا کی ہدایت ہے اس پر اپنے بندوں میں سے جسے چاہے چلائے۔ اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے سب ضائع ہو جاتے ﴿۸۸﴾

اللہ ہدایت عطا کرتا ہے لیکن اگر پھر کوئی شرک کرے تو اُن کے تمام عمل ضائع کر دیتا ہے۔ یعنی اللہ مواقع تو دے گا۔ اب اُن سے فائدہ اُٹھالو۔ بعض لوگ بہت نیکیاں کرتے ہیں لیکن ایسی بدعتیں کرتے ہیں کہ نیک کام ضائع کر لیتے ہیں۔

عالم بن جاتے ہیں لیکن اگر کہیں شرک کر لیا تو سب نیک عمل ضائع ہو جائینگے۔

اللہ شرکیہ کاموں والے نیک عمل ضائع کر دے گا۔ اگر آپ کے دِل میں شک آجائے تو وہ کام چھوڑ دیں۔

آگے وہ آیات ہیں۔ جو اُس وقت کے لوگوں کے لئے بھی تھی اور قیامت تک کے لوگوں کے لئے بھی ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾

یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکم (شریعت) اور نبوت عطا فرمائی تھی۔ اگر یہ (کفار) ان باتوں سے انکار کریں تو ہم نے ان پر (ایمان لانے کے لئے) ایسے لوگ مقرر کر دیئے ہیں کہ وہ ان سے کبھی انکار کرنے والے نہیں ﴿٨٩﴾

یعنی تمام انبیاء کرام اور اللہ کے آخری نبی ﷺ کو نبوت عطا کی گئی ہے۔ اگر تم اِن کی قدر نہیں کرو گے تو اللہ اِن کو بہترین لوگ عطا کر دے گا۔ اچھے لوگ تیار کر دیئے گئے ہیں۔ اگر مکہ والے قدر نہیں کریں گے تو مدینہ والے اپنے دل اور جان کے ساتھ اللہ کے نبیؐ کی پیروی کرینگے۔

یعنی ایک دَر بند ہو گا تو اللہ اور کئی دَر کھول دے گا۔

یعنی ایک انسان کو موقع ملے گا وہ موقع سے فائدہ نہیں اُٹھائے گا تو اللہ کسی اور سے دین کا کام لے لے گا۔ اگر ناقدری اور ناشکری کروگے تو اللہ اپنی نعمتیں واپس لے لے گا۔

أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْ ۗ قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَٰلَمِينَ ﴿٩٠﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی تھی تو تم انہیں کی ہدایت کی پیروی کرو۔ کہہ دو کہ میں تم سے اس (قرآن) کا صلہ نہیں مانگتا۔ یہ تو جہان کے لوگوں کے لئے محض نصیحت ہے ﴿٩٠﴾

اقْتَدِهْ: اس میں ہْ ہائے سقط ہے۔ یعنی فعلِ اَمر ہے۔ یعنی پیروی کرلو۔

یعنی اللہ کے نبیؐ کو مکہ والوں سے اَجر نہیں چاہیئے۔ وہ صرف اللہ کی بات پہنچا رہے ہیں۔

دین دار:

- وہ چاہتا ہے کہ لوگ ہدایت حاصل کرلیں۔ لیکن اُسے یقین ہوتا ہے کہ اگر کوئی اُس کی دکان پر نہ بھی آئے تو اُس کا اجر پکا ہے۔ اس کی دکان بند نہیں ہوگی۔
- وہ لوگوں کو وہی طریقے بتائے گا جو شریعت نے بتائے ہیں۔ وہ لوگوں کی ڈیمانڈ کا خیال نہیں رکھے گا۔
- سادگی سے اللہ کا خالص دین ملے گا۔

- صرف ظاہری ثواب کے لئے کام نہیں کرینگے۔ مسجدوں میں صرف کھانے کے لئے لوگوں کو نہ بلائینگے۔

دکاندار:

- وہ چاہتا ہے زیادہ لوگ اُس کے پاس آئیں۔ اگر لوگ اُس کے پاس نہ ائینگے تو دکان بند ہو جائے گی۔
- یہ وہی مال رکھے گا جس چیز کی ڈیمانڈ ہے۔ یعنی مانگ ہے۔
- سجاوٹ کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔
- دکاندار مفت کے تحفے دیتے ہیں۔

دین اور دکان میں فرق ہے۔ کبھی شہرت اور لوگوں کی تعریف پر نہ جائیں۔ اللہ وہ آپ کو سب عطا کر دے گا۔ آپ بے لوث ہو کر کام کریں۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖۤ اِذۡ قَالُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنۡ شَىۡءٍ ؕ قُلۡ مَنۡ اَنۡزَلَ الۡكِتٰبَ الَّذِىۡ جَآءَ بِهٖ مُوۡسٰى نُوۡرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجۡعَلُوۡنَهٗ قَرَاطِيۡسَ تُبۡدُوۡنَهَا وَتُخۡفُوۡنَ كَثِيۡرًا ۚ وَعُلِّمۡتُمۡ مَّا لَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمۡ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرۡهُمۡ فِىۡ خَوۡضِهِمۡ يَلۡعَبُوۡنَ ﴿۹۱﴾

اور ان لوگوں نے خدا کی قدر جیسی جاننی چاہیئے تھی نہ جانی۔ جب انہوں نے کہا کہ خدا نے انسان پر (وحی اور کتاب وغیرہ) کچھ بھی نازل نہیں کیا۔ کہو جو کتاب موسیٰ لے کر آئے تھے اسے کس نے نازل کیا تھا جو لوگوں کے لئے نور اور ہدایت تھی اور جسے تم نے علیحدہ علیحدہ اوراق (پر نقل) کر رکھا ہے ان

(کے کچھ حصے) کو تو ظاہر کرتے ہو اور اکثر کو چھپاتے ہو۔ اور تم کو وہ باتیں سکھائی گئیں جن کو نہ تم
جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا۔ کہہ دو (اس کتاب کو) خدا ہی نے (نازل کیا تھا) پھر ان کو چھوڑ دیا
کہ اپنی بیہودہ بکواس میں کھیلتے رہیں ﴿۹۱﴾

اِن لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں کی جیسی کرنی چاہیئے تھی۔ اللہ نے مکہ والوں کے لئے کتاب اور نبی بھیجا انہوں نے قدر ہی نہیں کی ۔ اللہ نے یہود کے لئے کتاب اور نبی بھیجا انہوں نے بھی قدر ہی نہیں کی تھی۔ مشرکینِ مکہ یہود کے پاس جاتے اور اُن سے پوچھتے کہ کیا یہ اللہ کے نبیؐ ہیں؟ کیونکہ یہود اپنے آپ کو دین والے اور علم والے کہتے تھے۔ لیکن وہ یہود اللہ کے نبیؐ کی رسالت کا انکار کر دیتے تھے۔

ذَرۡهُمۡ یہاں یہ لفظ وَذَرۡ تھا۔ جس کے معنی ہیں کسی چیز سے ناراض ہو کر اُس کا چھوڑ دینا۔

یعنی اللہ اِن سے ناراض ہو گئے اور اِن کو چھوڑ دیا۔

اللہ فرماتا ہے کہ میں بتاتا ہوں کہ یہ کتاب کیا ہے؛

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَلِتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰى وَمَنۡ حَوۡلَهَا ؕ
وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَهُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ ﴿۹۲﴾

اور (ویسی ہی) یہ کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے بابرکت جو اپنے سے پہلی (کتابوں) کی تصدیق
کرتی ہے اور (جو) اس لئے (نازل کی گئی ہے) کہ تم مکے اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو آگاہ کر دو۔

اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۹۲﴾

یہ مبارک کتاب ہے۔ یہ قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اُمَّ الْقُرٰی یہ مکہ والوں کا نام تھا۔

اور اُمَّ الْقُرٰی اِس کتاب یعنی قرآن میں تمام کتابوں کا علم ہے۔

مکہ والوں کو حکم دیا گیا تھا کہ اس کتاب کے احکام پر عمل کرو۔

آپ سوچیں ذرا یہ نہیں کہا گیا کہ اس کتاب کو پڑھنے سے نیکیاں ملیں گیں۔ یا بیٹی کے سر پر رکھ کر رُخصت کرو۔ یا اس کتاب سے جن بھگاؤ۔ یا تعویز بنالو۔

وَلِتُنْذِرَ : کہ مکہ والوں کو ڈراؤ۔ ان کو آگاہ کرو۔ لیکن مکہ والوں کو یہ بات پسند نہیں آئی۔

یہ کتاب ہماری ہدایت کے لئے آئی ہے۔ اس کے احکام پر عمل کریں پھر ہی کامیابی ملے گی۔

اس کتاب کا حق تب اَدا ہو گا جب آخرت پر ایمان ہو گا۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے۔

اپنا محاسبہ کریں کہ ہم قرآن سے کیسے فائدہ اُٹھا رہے ہیں؟ قرآن ہماری زندگی کا حصّہ ہے؟